شب قدر

کی

فضیلت

http://salfibooks.blogspot.com

(1)

شب قدر کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ
﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝﴾ [القدر: ۳-۵] ''شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے۔''
(ابن کثیرؒ) اس رات کی بہت زیادہ برکت کی وجہ سے اس میں کثرت سے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ فرشتے برکت ورحمت کے نزول کے ساتھ اترتے ہیں جیسا کہ تلاوتِ قرآن کریم کے وقت اترتے ہیں، مجلس ذکر کو گھیر لیتے ہیں اور سچے طالب علم کی تعظیم کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔(۱)
(2) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ﴾ ''بلاشبہ یہ (بابرکت) مہینہ تمہارے پاس آیا ہے (اسے غنیمت سمجھو)۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات کی خیر وبرکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر وبرکت سے محروم رہا اور اس کی خیر وبرکت سے صرف وہی محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی خیر سے) محروم ہو۔''(۲)

قدر کی راتوں میں نوافل پڑھنا مستحب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ ''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے۔ اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''(۳)

قدر کی رات کونسی ہے؟

اس میں بے حد اختلاف ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے چالیس (40) اور امام

---

(۱) [تفسیر ابن کثیر (تحت سورۃ القدر)]
(۲) [حسن صحیح: صحیح ابن ماجۃ (۱۳۳۳) کتاب الصیام: باب ما جاء فی فضل شهر رمضان، ابن ماجۃ (۱٦٤٤)]
(۳) [بخاری (۲۰۱٤) کتاب فضل لیلۃ القدر: باب فضل لیلۃ القدر، مسلم (۷٦۰) ترمذی (۸۰۸) ابن ماجۃ (۱۳۲٦)]

شوکانی رحمہ اللہ نے پینتالیس (45) اقوال نقل فرمائے ہیں۔(۱)

ان سب میں راجح اور قوی تر قول یہ ہے کہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ﴾ ''شب قدر رمضان کے آخری دھاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔'' (۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ بیس راتیں گزر جانے کے بعد جب اکیسویں رات آتی تو شام کو آپ گھر واپس آ جاتے۔ جو لوگ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی اپنے گھروں کو واپس آ جاتے۔ ایک رمضان میں جب آپ اعتکاف میں تھے تو اُس رات میں بھی (مسجد میں ہی) مقیم رہے جس میں آپ کی گھر جانے کی عادت تھی۔ پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے لوگوں کو حکم دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس دوسرے عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا۔ لیکن مجھ پر یہ ظاہر ہوا ہے کہ مجھے اب اس آخری عشرے میں اعتکاف کرنا چاہیے۔ اس لیے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنے مقام اعتکاف میں ہی ٹھہرا رہے۔ مجھے یہ رات (یعنی شب قدر) دکھائی گئی لیکن پھر بھلوا دی گئی ﴿ فَابْتَغُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَ ابْتَغُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ ﴾ ''اس لیے تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔'' میں نے خود کو (خواب میں) دیکھا کہ میں اس رات کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر اس رات آسمان پر ابر ہوا اور بارش برسی' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی جگہ (چھت سے) پانی ٹپکنے لگا۔ یہ اکیسویں رات کا ذکر ہے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد واپس آ رہے تھے اور آپ کے چہرہ مبارک پر کیچڑ لگا ہوا تھا۔ (۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقَى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقَى ﴾ ''شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں یا جب پانچ باقی رہ جائیں۔ (٤)

(ابن حجر، شوکانی رحمہما اللہ) انہوں نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ (٥)

---

(۱) [فتح الباری (٧٩٤/٤ ـ ٧٩٩) نيل الأوطار (٢٦٣/٣ ـ ٢٦٦)]

(۲) [بخاری (٢٠١٧) كتاب فضل ليلة القدر : باب تحری ليلة القدر فی الوتر من العشر الأواخر ' مسلم (١١٢٩)]

(۳) [بخاری (٢٠١٨) كتاب ليلة القدر : باب تحری ليلة القدر فی الوتر من العشر الأواخر ' مسلم (١١٦٧)]

(٤) [بخاری (٢٠٢١) كتاب ليلة القدر : باب تحری ليلة القدر فی الوتر من العشر الأواخر ' ابو داود (١٣٨١)]

(٥) [فتح الباری (٧٩٥/٤) نيل الأوطار (٢٧١/٣)]

لیکن جمہور کے نزدیک شب قدر ستائیسویں رات ہے۔(۱)

ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے شب قدر کے متعلق فرمایا ﴿ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَ عِشْرِيْنَ ﴾ ''یہ ستائیس کی رات ہے۔''(۲)

یاد رہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔(۳)

علاوہ ازیں ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ﴿ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ﴾ ''جو اسے تلاش کرنے کا خواہش مند ہو وہ اسے آخری سات (راتوں) میں تلاش کرے۔''(٤)

یہ اور اس طرح کی دیگر تمام احادیث میں شب قدر کے تعین کا ذکر اس لیے ہے کیونکہ اس سال وہ رات شب قدر تھی لہٰذا وہی رات بتلا دی گئی۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ ہمیشہ وہی رات شب قدر ہوگی۔

(ابن تیمیہ رحمہ اللہ) شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرے میں ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہے ......اور یہ اس عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔(۵)

(صدیق حسن خان رحمہ اللہ) مسویٰ میں ہے کہ قدر کی رات کون سی ہے اس میں اختلاف ہے اور قوی ترین قول یہ ہے کہ (رمضان کے) آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔(٦)

(سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی) شب قدر کو رمضان کی کسی رات کے ساتھ خاص کرنے والی بات دلیل کی محتاج ہے جو اس کی تعیین کرتی ہو اس کے علاوہ ہم ایسا کچھ نہیں کہہ سکتے۔ تاہم آخری عشرے کی طاق راتیں اس رات کے لیے زیادہ مناسب ہیں اور ان راتوں میں بھی ستائیسویں رات زیادہ مناسب ہے۔(۷)

شب قدر نا معلوم ہونے کا سبب

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ : خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ

---

(۱) [سبل السلام (۹۱٥/۲)]

(۲) [صحيح : صحيح أبو داود (۱۲۳٦) كتاب الصلاة : باب من قال: سبع وعشرون ، أبو داود (۱۳۸٦)]

(۳) [بلوغ المرام (٥۷٦)]

(٤) [بخاری (۲۰۱٥) كتاب فضل ليلة القدر : باب التماس ليلة القدر فى السبع الأواخر ، مسلم (۱۱٦٥) مؤطا (۳۲۱/۱) أحمد (۱۷/۲) عبد الرزاق (۷٦۸۸) ابن خزيمة (۲۱۸۲) بيهقى (۳۱۰/٤) ابن حبان (۳٦۷٥)]

(٥) [مجموع الفتاوى (۲۸٤/۲٥)]

(٦) [الروضة الندية (٥۷٦/۱)]

(۷) [فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء (٤۱٥/۱۰)]

وَعَسٰی اَنْ یَکُوْنَ خَیْرًا لَکُمْ ﴾ ''رسول اللہ ﷺ ہمیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرنے لگے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں آیا تھا کہ تمہیں شب قدر بتا دوں لیکن فلاں اور فلاں نے آپس میں جھگڑا کر لیا پس اس کا علم اٹھا لیا گیا۔ اور امید ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہوگا۔'' (۱)

شب قدر کی علامات

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ تُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِیْحَةَ تِلْکَ اللَّیْلَةِ مِثْلَ الطَّسْتِ لَیْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتّٰی تَرْتَفِعَ ﴾ ''شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی۔ وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی۔'' (۲)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شب قدر کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ﴿ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ حِیْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَ هُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ ﴾ ''تم میں سے کون اسے (یعنی شب قدر کو) یاد رکھتا ہے (اس میں) جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ۔'' (۳)

(3) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَیْلَةُ الْقَدْرِ طَلِقَةٌ ، لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ ، تُصْبِحُ الشَّمْسُ یَوْمَهَا حَمْرَاءَ ضَعِیْفَةً ﴾ ''شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔ اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔'' (٤)

(4) اسی معنی کی حدیث مسند احمد میں بھی موجود ہے۔ (٥)

شب قدر کی مخصوص دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

---

(۱) [بخاری (۲۰۲۳) کتاب فضل لیلة القدر : باب رفع معرفة لیلة القدر لتلاحی الناس]

(۲) [ابو داود (۱۳۷۸) کتاب الصلاة : باب فی لیلة القدر ' مسلم (۷٦۲) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب الترغیب فی قیام رمضان وهو التراویح ' ترمذی (۳۳۵۱) نسائی (۷۹۳) وفی السنن الکبری (۱۱٦۹۰/٦) تحفة الأشراف (۱۸)]

(۳) [مسلم (۱۱۷۰) کتاب الصیام : باب فضل لیلة القدر والحث علی طلبها وبیان محلها وارجاء أوقات طلبها ' تحفة الأشراف (۱۳٤۵۱)]

(٤) [حسن : مسند بزار (٤۸٦/٦ - فی کشف الاستار) مسند طیالسی (۳٤۹) ابن خزیمة (۲۳۱/۳) شیخ سلیم ہلالی نے اسے حسن کہا ہے۔ [صفة صوم النبی (ص/۹۰)]

(٥) [احمد (۳۲٤/٥) امام ہیثمیؒ نے اس کے راویوں کو ثقہ کہا ہے۔ [مجمع الزوائد (۱۷۸/۳)] مزید دیکھیے: عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ (۹۸/٥) طبرانی کبیر (۱۹٦۲) بزار (۱۰۳۱) ابن ابی شیبة (۹۵۳۸) ابن خزیمة (۲۱۹۰)]

﴿ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا ، قَالَ : قُوْلِيْ فِيْهَا : اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا ﴾

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھو'' اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا ''یعنی اے اللہ تعالیٰ! تو بہت معاف کرنے والا ہے' معاف کرنا تجھے پسند ہے۔ پس تو مجھے معاف فرما دے۔'' (۱)

قدر کی رات زمین میں فرشتوں کی کثرت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ﴿ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى ﴾ ''بلاشبہ اس (قدر کی رات) زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔'' (۲)



(۱) [**صحیح** : صحیح ابن ماجة (۳۱۰۵) كتاب الدعاء : باب الدعاء بالعفو والعافية ' ترمذی (۳۵۱۳) كتاب الدعوات : باب فی فضل سؤال العافية والمعافاة ' ابن ماجة (۳۸۵۰) نسائی فی الكبرى (۲۱۸/٦) أحمد (۱۷۱/٦) المشكاة (۲۰۹۱)]

(۲) [**حسن** : الصحيحة (۲۲۰۵) رواه احمد والطيالسی وابن خزيمة]